الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

2564586:فیکس 2560300-2560400:فون www.jamiabinoria.net:ویب سائٹ darulifta@gmail.com :ای میل

Name : **MO.YUNUS**
Address : **GUJARAT,INDIA,BHARUCH**
Subject : **IBADAT**
Writer : اسد علی

Serial No : **19573**
Date : **6/23/2013**
Contact No:
Email :

MODE: **Regular**

A.A.V.V.
KAYA BAP KI HAYATI ME BETA APNA HISSA MANG SAKTA HE?
YUNUS INDIA

کیا باپ کی حیات میں بیٹا اپنا حصہ مانگ سکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ ہر شخص اپنی محنت والی زندگی میں اپنے مال و جائیداد کا تنہا مالک ہوتا ہے کسی وارث (بیٹی، بیٹے) کا اس جائیداد میں کوئی حق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ تقسیم جائیداد کا مطالبہ کر سکتے ہیں، البتہ والد خود ہی اپنی مرضی سے کسی بیٹے یا بیٹی کو دینا چاہے تو اس کا اسے اختیار ہے، اور یہ شرعاً تقسیم میراث نہیں بلکہ گفٹ اور ھبہ کہلائے گا۔

وفی البحر: واما بیان الوقت الذی یجری فیہ الارث فنقول ھذا فصل اختلف المشائخ فیہ قال مشائخ العراق الارث یثبت فی آخر جزء من اجزاء حیاۃ المورث وقال مشائخ بلخ الارث یثبت بعد موت المورث الخ۔ (ج۸ص[illegible])۔

وفی الشامیۃ: وشروطہ: ثلاثۃ: موت مورث حقیقۃ، او حکما کمفقود او تقدیرا کجنین فیہ غرۃ و وجود وارثہ عند موتہ حیا حقیقۃ او تقدیرا کالحمل والعلم بجھۃ ارثہ، الخ (ج۶ص[illegible])۔

وفی السراجی: قال علماؤنا: تتعلق بترکۃ المیت حقوق اربعۃ مرتبۃ: الاول: یبدأ بتکفینہ و تجہیزہ من غیر تبذیر ولا تقتیر، ثم تقضی دیونہ من جمیع ما بقی من مالہ ثم تنفذ وصایاہ من ثلث ما بقی بعد الدین، ثم یقسم الباقی بین ورثتہ بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ الخ۔ (ص۸)۔

واللہ اعلم
کتبہ سید اسد علی شاہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
۹/۳/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان غفر اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۹/۳/۱۴۳۵ھ

دار الافتاء
۱۹۵۷۳
۱۴۳۵/۳/۲۰